بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ ال عمران ۱۱۰

تم بہترین امت ہو جو لوگوں (کی اصلاح) کے لیے پیدا کی گئی ہے تم نیک کاموں کا حکم دیتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو اور تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

کیا اس آیت کے مخاطب ہم نہیں ہیں؟ یا خیر اُمۃ کہہ کر کسی دینی جماعت یا علماء کرام کو کوئی ذمہ داری سونپی جارہی ہے...؟ اس آیت کے مخاطب امت مسلمہ کا ایک ایک فرد ہے، مرد ہو یا عورت جس نے بھی کلمہ طیبہ کا اقرار کیا ہے اللہ اُس کو اس ٹائٹل سے نواز رہے ہیں کہ وہ بہترین امت ہے اور اس کو ایک اعلیٰ مقصد کا شعور دیا گیا ہے اور یہ اعلیٰ مقصد کیا ہے--؟ اللہ کی طرف سے اس خیر اُمۃ کو ڈیوٹی پر متعین کیا گیا ہے کہ تم نیکیوں کو بالفعل قائم کروگے اور منکر کو جڑ سے اکھاڑ پھینکوگے۔ اس خیر اُمۃ کو یہ ڈیوٹی ادا کرنے کے لیے راہنمائی کہاں سے ملے گی؟ اللہ کی کتاب سے۔ اور فرض صرف اتنا نہیں کہ اس کتاب کو پڑھا جائے، سمجھا جائے اور عمل میں لایا جائے بلکہ اس کو پھیلانا اور اس کی روشنی میں لوگوں کو چلانا بھی ہمارے فرض میں شامل ہے۔ کل دنیا کی امامت بنی اسرائیل کے ذمے تھی اور انھوں نے اس کا حق ادا نہ کیا اور اللہ نے ان کو اس عہدہ سے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس جُرم عظیم کی داستان قرآن پاک میں ہمیں اسی لئے سناتا ہے کہ آج اس اُمت مسلمہ نے انسانیت کو راستہ دکھانا ہے تو وہ ان کی داستان سے عبرت پکڑے۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ صحابہ کرام جن کا زمانہ خیر القرون تھا انہوں نے کم سنی میں اور نوجوانی میں اس کتاب سے بہترین تعلق کیسے قائم کیا اور اس کو بالفعل نافذ کرنے کی عملی مثالیں قائم کیں۔

حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی تھے۔ انھوں نے اللہ کے رسول ﷺ کی صُحبت میں بہت کم عرصہ گزارا کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ اس دنیا سے رخصت ہوئے تو ان کی عمر صرف ۱۳ برس تھی۔ چونکہ ان کی سگی خالہ حضرت میمونہ ؓ اللہ کے رسول ﷺ کی اہلیہ تھیں لہٰذا یہ ان کے ہاں قیام کرتے اور گھر کے چھوٹے چھوٹے کام کاج انجام دیتے تھے۔ ایک مرتبہ اللہ کے رسول ﷺ نے وضو کا ارادہ فرمایا تو یہ بھاگے بھاگے گئے اور وضو کے لیے پانی لے آئے۔ آپ ﷺ

نے پوچھا کہ پانی کا برتن کون لایا ہے ؟ بتایا گیا کہ عبد اللہ لایا ہے ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشی کا اظہار کیا۔ اب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نوافل کے لیے کھڑے ہوئے تو ننھے منے عبد اللہؓ بھی وضو کر کے آ گئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا کہ میرے ساتھ کھڑے ہو جاؤ مگر یہ پیچھے کھڑے ہو گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کی تو پوچھا: عبد اللہ ! جب میں نے تم کو اشارہ کیا تھا کہ میرے ساتھ کھڑے ہو جاؤ تو پھر تم میرے پیچھے کیوں کھڑے ہوئے ؟ حضرت عبد اللہؓ نے جواب دیا : اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! بھلا میں آپ کے برابر کیسے کھڑا ہو سکتا ہوں ؟ یہ جواب سن کر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھ اُٹھا دیئے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا: اے اللہ ! اسے قرآن مجید کی تفسیر کا علم سکھا اور دین کی سمجھ عطا فرما۔ ہر چند کہ انھوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں بہت کم وقت گزارا مگر جو وقت بھی گزارا اس کے ایک ایک لمحے سے بھرپور استفادہ کیا۔ اور مفسر قرآن اور عالم حدیث کا مقام پایا۔

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے صحابہ کرامؓ کو جمع فرمایا، ابن عباسؓ کو بھی بلایا اور سب سے سوال کیا کہ بتاؤ سورۃ نصر کی شان نزول کیا ہے، اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا خاص پیغام دیا گیا ہے ؟ کسی نے کچھ کہا اور کسی نے کچھ، پھر حضرت عمرؓ نے ابن عباسؓ سے دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی خبر دی گئی ہے۔ حضرت عمرؓ نے ابن عباسؓ کی بات کی تصدیق کی اور فرمایا کہ میں اس کے متعلق وہی کچھ جانتا ہوں جو آپ جانتے ہیں۔ اصل میں وہ صحابہ کرامؓ کو اس نوجوان کے علمی مقام و مرتبہ اور دینی فہم کی شان سے روشناس کرانا چاہتے تھے۔

حضرت زید بن ثابتؓ شدید خواہش کے باوجود کم سنی کے باعث غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکے جس کا انھیں شدید رنج تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت حاصل کرنے کے لیے ایک روز اپنی والدہ کو ساتھ لے کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے۔ والدہ نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! میرے بیٹے زید کو قرآن مجید کی سترہ سورتیں زبانی یاد ہیں اور یہ اسی طرح صحیح تلفظ میں پڑھتا ہے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر نازل ہوا ہے۔ آپ چاہیں تو اس سے سُن لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن ثابتؓ سے قرآن مجید سنا تو بہت خوش ہوئے اور یوں قرآن مجید کی برکت سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت میسر آ گئی اور بعد میں کاتب وحی کے اہم ترین منصب پر بھی فائز ہوئے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ تعلقِ قرآن نوجوانی اور کم سنی میں تھا اور ان لوگوں نے قرآن براہِ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سنا اور قرآن ان کے لیے ایک چلتی پھرتی حقیقت تھی۔ قرآن نے ان کی زندگیوں کو مکمل بدل دیا۔ آج بھی اگر ہم

قرآن کے ساتھ اسی طرح کا تعلق استوار کریں جیسے ان اولین مسلمانوں نے کیا تو قرآن لازماً ہمارے لیے بھی ہدایت کا سرچشمہ ثابت ہو گا اور زندگیوں کو یکسر بدل کر رکھ دے گا ان شاء اللہ۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۗ البقرۃ ۱۴۳

اور اسی طرح ہم نے تمھیں ایک امت وسط بنایا ہے۔ تاکہ تم دنیا کے لوگوں پر گواہ ہو اور رسول ﷺ تم پر گواہ ہوں۔

غور کیجئے کہ ہم قرآن کے معاملے میں کس قدر ذمہ دار ٹھہرائے گئے ہیں۔ آخرت میں جب پوری نوع انسانی کا اکٹھا حساب لیا جائے گا تو اس وقت آپ کو، مجھے اور ہمارے آباؤاجداد کو اور ہماری نسلوں کو بھی رسول اللہ ﷺ کے قائم مقام ہونے کی حیثیت سے عام انسانوں پر گواہ کی حیثیت سے اُٹھنا ہو گا۔ اور یہ گواہی دینی ہو گی کہ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ پہنچایا تھا وہ تم نے عام انسانوں تک پہنچانے میں اور جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے تمہیں دکھایا تھا وہ تم نے انھیں دکھانے میں اپنی حد تک کوتاہی نہیں کی۔ اور یہ گواہی حد درجہ حسّاس اس لحاظ سے بھی ہے کہ عام انسان تو ہمارے خلاف بعد میں کھڑے ہوں گے ہمارے جگر گوشے ہمارے بچے ہمارے عزیز ترین رشتہ دار ہمارا دامن نہ پکڑ لیں تو پھر اس روز کیا حال ہو گا۔ قرآن سے خود ماؤں کا بھی جُڑنا اور بچوں کو بھی جوڑنا کتنی بڑی ذمہ داری ہے جو ہم پر عائد ہوتی ہے۔ ہر ماں کے سامنے، میرے سامنے یہ عملی ہدف ہو کہ میری ہر ایک بیٹی اور ہر ایک بیٹے کا براہِ راست کتاب و سنت سے گہرا رابطہ ہو۔

رسول اللہ ﷺ کے ان الفاظ مبارک کو اپنے دل میں وزن دینے کے بعد کہ "اے لوگو! میں دو چیزیں تمھارے درمیان چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت۔ اگر تم ان دونوں چیزوں کو مضبوطی سے پکڑو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔" مجھے کس طرح سے چین آ سکتا ہے جب تک کہ میرے بچوں نے اپنے مضبوط ہاتھوں سے اللہ کی کتاب اور سنت کو نہ تھام لیا ہو۔ کیا مجھے کسی ایک بھی بچے کی گمراہی برداشت ہو سکتی ہے؟ یقیناً نہیں۔ تو پھر اس ناقابل برداشت حادثہ سے بچنے کے لیے میں کیوں اس بات کا اہتمام نہیں کر رہی کہ بچے کتاب و سنت سے جُڑ جائیں۔ اپنی سوچ بچار کی قوتیں، اپنی صلاحیتیں اپنی توجہات کا مرکز اگر ہم ماں ہوتے ہوئے اپنے بچوں کو نہ بنا سکیں گی تو کیا کوئی اور اپنے سینے میں ہمارے بچوں کیلئے ہمارے برابر دلسوزی، دردمندی رکھ سکتا ہے؟؟ ماں ہو کر بھی اگر ہمیں وقت نہ مل سکا تو کیا کوئی اور ہمارے بچوں کیلئے وقت نکالے گا؟ یہ کام بحیثیت ماں مجھے ہی کرنا ہے۔۔ آپ ہی کو کرنا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور اپنی رعیت کا جواب دہ ہے۔ امیر اپنی رعیت کا جواب دہ ہے۔ آدمی اپنے گھر والوں پر ذمہ دار ہے، عورت اپنے خاوند اور اس کی اولاد پر نگران ہے، غرض تم میں سے ہر ایک کسی نہ کسی پر ذمہ دار بنایا گیا ہے اور وہ اپنی رعیت کا جواب دہ ہے۔ (صحیح بخاری)

ہر داعی سے اس کے ماتحت افراد اور اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا جس میں درج ذیل امور شامل ہیں:

- ان کے حقوق اچھے طریقے سے ادا کیے یا نہیں؟
- ان کی تربیت اسلامی خطوط پر کی یا نہیں؟
- انھیں آگ سے بچانے کے حفاظتی اقدامات کیے یا نہیں؟

(آج کے دور میں حفاظتی اقدامات (safety) کے عنوان سے پورا مضمون پڑھایا جاتا ہے جس میں دنیاوی لحاظ سے بات کی جاتی ہے۔ اصل safety جو ہمیں حاصل کرنی ہے وہ جہنم کی آگ سے ہے اس کے متعلق کوئی بات نہیں ہوتی۔)

- انھیں جنت کے باغات حاصل کرنے کی ترغیبات دلائی؟
- اپنے اختیارات سے کام لے کر ان کے دلوں میں اللہ کی محبت سمونے کی کوشش کی یا نہیں؟

بچوں کا تعلق قرآن سے جوڑنے کیلئے یہ بھی از حد ضروری ہے کہ ماؤں کا بھی کتاب اللہ سے مضبوط تعلق ہو اور وہ خود بھی قرآن کی طالبعلم ہوں اور بچوں کے سامنے ایک عملی نمونہ ہوں۔ ماؤں کے جس جس عمل میں مداومت ہو گی ہیشگی ہو گی وہی بچوں کے اندر منتقل ہو گا۔ یہ نہیں کہ جوش میں آکر ماں نے چند دن تو ترجمہ و تفسیر پڑھی مگر پھر وہ معمول سے غائب۔ اگر ماں کی صبحوں اور شاموں میں باقاعدگی سے قرآن کا مطالعہ ہو گا تو یہ چیز بچوں کے اندر منتقل ہو گی اور بچے اس کو وصول کر لیں گے ہمارے کہے بغیر ان شاء اللہ۔ مائیں خود قرآن کے حلقوں سے جُڑیں اور اچھی صحبت کو تلاش کریں۔ یہ کام مشکل نہیں جب طلب ہو گی اخلاص ہو گا اور اللہ کے حضور التجائیں ہوں گی تو راستہ خود بخود آسان ہو تا جائے گا۔ آج کے دور میں بھی ایسی ماؤں کی مثالیں بکثرت ملتی ہیں جنھوں نے گھر اور بچوں کی گوناگوں مصروفیات کے ساتھ ساتھ اپنا مطالعہ قرآن بھی بڑھایا اور بچوں، خاندان والوں کو بھی قرآن کے ساتھ جوڑنے کا ذریعہ بنیں۔ بزرگ رہنما محترمہ ام زبیر صاحبہ کی بیٹیاں بتاتی ہیں کہ امی نے ناظرہ قرآن ختم کرانے کے ساتھ ہی لفظی ترجمہ شروع کرا دیا اور گھر کا کام کرتیں تو ہم سے تفہیم القرآن سنتی جاتیں۔

ایک اور اسی دور کی خاتون کا تذکرہ کرتے چلیں کہ ان کو قرآن کا علم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا مگر اجازت نہ ہونے کے باوجود خود ہی گھر میں قرآن کے ترجمہ وتفاسیر کا مطالعہ کرتی رہیں اور تین سال کی مدت میں پورے قرآن کو ترجمہ سے سیکھ لیا اور پھر گھر میں ہی محلے کی بچیوں کو قرآن پڑھانے اور اس کا فہم دینے میں لگ گئیں۔ اپنی ہر شاگرد کو نصیحت کرتیں کہ تمھیں کم از کم پانچ افراد تک قرآن کی روشنی کو ضرور پھیلانا ہے۔ اس طرح سینکڑوں بچیوں اور خواتین نے ان سے قرآن کی تعلیم حاصل کی۔ اسی طرح ایک اور خاتون آج کے دور کی ہی کہ جنھوں نے خود قرآن کا علم حاصل کیا اور پھر گھر میں قرآن پڑھانا شروع کر دیا۔ صبح نو بجے سے شام تک ان کے گھر کے دروازے قرآن کیلئے کھلے رہتے۔ خواتین اپنی سہولت سے آتیں اور قرآن پڑھتیں۔ ان کو جو فرد بھی جس عمر کا بھی ملتا اسے قرآن ترجمے سے پڑھنے کی تلقین کرتیں۔ اپنی بچیوں کو، ان کی سہیلیوں اور ان کی ماؤں کو قرآن پڑھایا۔ گرمیوں کی چھٹیوں سے قبل قریبی سکولوں میں جا کر اسمبلی میں پرنسپل کی اجازت سے اعلان کروا دیتی تھیں کہ یہ میرے گھر کا پتہ ہے بچے چھٹیوں میں آکر قرآن ترجمے سے پڑھیں۔

یہ مثالیں سامنے رکھنے کا مقصد یہی ہے کہ شاید یہ عملی نمونے ہمارے شوقِ قرآن کے لئے مہمیز کا کام دیں اور ہمارے قدم بھی آگے بڑھیں۔ یہ خواتین ہم سے کچھ پہلے کے دور کی ہی ہیں۔ بہت وسائل اور آسائشیں نہ ہونے کے باوجود قرآن کیلئے اتنی خدمت کر گئیں اور نہ صرف اپنے بچوں کیلئے بلکہ دوسرے بچوں کی بھی فکر کی۔ ہم اتنے وسائل اور اتنی آسانیوں کے باوجود بھی عذر تراشتے رہتے ہیں۔ قرآن و حدیث سے اپنے بچوں کا تعلق کیسے جوڑوں کہ وہ مضبوط ہاتھوں سے تھام لیں؟ یہ سوال آپ کو ہمیشہ فکر مند اور پیہم سعی و کوشش میں رکھے۔ بچوں کو آگ کی لپٹ سے بچانے کیلئے تڑپ جایئے اپنی نیند اُچاٹ کر لیجیے۔ اسے دنیا و آخرت کی تکلیفوں سے بچانے کیلئے ہاتھ پاؤں ماریے۔ بچہ کمزور ہو جائے تو صرف غذا کا نہیں supplements کا اہتمام کرتے ہیں۔ زیادہ کمزوری ہو جائے تو drips تک لگواتے ہیں۔ گھر میں علاج سے افاقہ نہ ہو رہا ہو تو ماہر طبیب کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ یہ تو جسم و جان کی صحت کے لئے آپ کی دوڑ دھوپ ہے جو کہ فطری ہے۔ ایمان و روح کی غذا کون دے گا؟ کون supplements دے گا؟ ماہر طبیب کی تلاش کون کرے گا؟

ذیل میں چند تجاویز و مشورے بطور مثال پیش خدمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کچھ بھی بعید نہیں کہ ان تجاویز پر عمل قرآن مجید سے رشتہ قائم کرنے میں موثر ثابت ہو جائے۔

1. ہر ایک بچے کا اپنا قرآن کا نسخہ الگ ہو۔ اپنی ذاتی چیزوں سے محبت اور وابستگی فطرتاً زیادہ ہوتی ہے۔ کوئی چھوٹا سا بیگ بنا دیا جائے اور اس میں ساتھ کوئی دعاؤں کی کتاب، ٹوپی یا سکارف رکھ دیں۔ اس اہتمام سے بچوں کو اہمیت کا احساس زیادہ ہو گا۔

2. اپنے ہر ایک بچے کو قرآن پاک کا لفظی ترجمہ خود پڑھائیں۔ قرآن کا اصلی پیغام آپ خود دیں جیسا کہ آپ اپنے ہاتھ سے کھانا تیار کر کے اور اپنے ہاتھ سے کھلا کر کتنا پرسکون ہو جاتی ہیں۔ روحانی غذا کا اہتمام بھی اپنے ہاتھ سے کیجئے اور جس طرح جسم وجان کی خوراک میں آپ ایک دن کا بلکہ ایک وقت کا ناغہ برداشت نہیں کر سکتیں اسی طرح قرآن و حدیث کی ایمانی وروحانی خوراک سے آپ ایک وقت بھی غافل نہ ہوں۔ اس کے لئے بھی مناسب مختصر وقت کے دورانیے مختص کرلیں۔

3. چھوٹے بچوں کے دلوں میں قرآن کا پیغام اتارنے کیلئے انھیں قصص القرآن سنائیں یعنی قرآن میں اللہ کی بیان کردہ کہانیاں سنائیں اور قرآن میں سے پڑھ کر سنائیں اور ان کو بچوں کی سمجھ کے مطابق آسان الفاظ میں بیان کر دیں۔ اسی طرح قصص الانبیاء بچوں کو قرآن سے آیات وترجمہ پڑھ کر سنائیں۔

ایک اور طریقہ جو بچوں کیلئے خصوصاً چھوٹے بچوں کیلئے مناسب رہتا ہے کہ آیات کے چھوٹے چھوٹے اجزاء ان کو یاد کروا دیئے جائیں اور ان کا مفہوم بھی ذہن نشین کروا دیا جائے مثلاً بسم اللہ، الحمدللہ، اللہ ربنا، معی ربیّ، وھو معکم، فصبرجمیل، وتعاونوا۔ اسی طرح اللہ کے تعارف (اسمائے حسنیٰ) پر مبنی آیات کے اجزاء بھی لیے جاسکتے ہیں۔ الرحمٰن الرحیم، الحیی القیوم۔

4. بچوں کو قرآن سے جوڑنے کیلئے قرآن جرنلنگ بھی ایک موثر طریقہ ہے۔ جرنلنگ کا طریقہ کار کچھ اس طرح کا ہو سکتا ہے کہ منتخب سورت کی آیات یا منتخب آیات قرآن میں کہیں سے بھی یا آیات کا ایک حصہ بڑا بڑا لکھ دیں اور نیچے ساتھ ترجمہ بھی۔ وہ آیت قرآن میں لکھی ہوئی بھی دکھا دیں۔ پھر بچے سے بات چیت اور مکالمے کے انداز میں اس کے فہم کے مطابق آیت کا مطلب سمجھائیں اور کچھ کہانیاں بھی سنائیں جیسے حدیث میں بیان کی گئی کہانیاں یا سیرت صحابہؓ میں سے جو کہ اس آیات کا مفہوم واضح کر دیں اور اور ساتھ ساتھ کچھ تصاویر بغیر شکلوں کے بناتے جائیں یا بچے کی اپنی زندگی سے کوئی کہانی سنا دیں اور تصاویر بنا دیں یعنی Draw & Write Talk,۔ جرنلنگ کے حوالے سے اور چھوٹے بچوں کیلئے قرآن میں بیان کی گئی کہانیاں منتخب کی جاسکتی ہیں جیسے باغ والے۔ (سورۃ کہف۔ سورۃ القلم)، (دو

باغوں کی تصاویر بنادیں ایک ہرا بھرا اور ایک اُجڑا ہوا۔)، اصحاب السّبت (سورۃ الاعراف)، اصحاب الفیل (سورۃ الفیل)، اصحاب کہف (سورۃ الکھف)، اصحاب الاخدود (سورۃ البروج)، سورۃ الکوثر (حوض کوثر والی حدیث سنت پر عمل کرنے کا جذبہ)۔ اسی طرح قصص الانبیاء میں سے مچھلی والے نبیؑ کی کہانی، کشتی والے نبیؑ کی کہانی، ابراہیمؑ کا آگ میں ڈالا جانا، پانی میں راستہ بننے کی کہانی (موسیٰؑ کی کہانی)۔ اور ان قصص کو سناتے ہوئے آپ بچے کا عقیدہ ایمان باللہ، اللہ کا تعارف بھی مضبوط کرتے جائیں کہ اللہ سب کچھ کرسکتے ہیں القدیر ہیں۔ اللہ ہر جگہ سنتے ہیں، مچھلی کے پیٹ میں اندھیروں میں بھی اللہ نے یونسؑ کی دعائیں سن لیں۔ اسی طرح آسمانوں کی سیر کی کہانی بھی۔(سورۃ الاسراء)

5. بڑے بچوں کو قرآن کا فہم اور اس کا خالص پیغام پہنچانے کیلئے اُن کو تفسیر سے پڑھنا خود سکھائیں۔ اپنے کسی بچے کے بارے میں یہ مفروضہ نہ قائم کرلیں کہ انھیں خود سے قرآن پاک کی تفسیر سے عملی زندگی کے لئے اصول اخذ کرنا آتا ہوگا۔ تفسیر سے پڑھنے کا طریقہ آپ خود سکھائیں بہتر ہوگا کہ کچھ مدت تک بچوں کے ساتھ مل کر پڑھیں تاکہ ترجمہ اور اس کے بعد حاشیہ کے تحت تشریح پڑھنا، سطر سطر پر غور کرنا اور اپنے عمل کے لئے نکات طے کرتا ہوا بچہ آگے بڑھے۔ اگر گھر میں سب بچوں کا اکھٹا اور اجتماعی مطالعہ تفسیر ممکن نہ ہو تو پھر الگ الگ ایک ایک بچے کے ساتھ آپ اپنا مطالعہ الگ رکھیں۔ یوں بھی سب بچوں کی علمی ذہنی استعداد اور صلاحیت ایک سی تو نہیں ہوتی۔

6. آیات کو موجودہ قومی و عالمی حالات سے مربوط (relate) کرنا سکھائیں تاکہ بچوں کو معلوم ہو کہ قرآن کی تعلیمات آج کے دور کیلئے بھی اتنی ہی راہنمائی کرتی ہیں جتنا کہ پہلے ادوار میں اور یہ ایک زندہ کتاب ہے۔

7. بچوں کے ساتھ تفسیری نکات پر بات کرتے ہوئے چند بڑے اہداف (goals) ضرور ذہن میں رکھیں ان کو ضرور نمایاں کرنا ہے اور ذہن نشین کرنا ہے۔ مثلاً

- دنیا کی اصل حقیقت
- دنیا کی محبت میں کمی
- اپنی شناخت اسلام پر اعتماد
- امت کے لیڈرز کیسے ہوتے ہیں
- حیا کا تصور راسخ کرنا
- اصل کامیابی کس کو کہتے ہیں

8. بعض اوقات ابتداء میں تفسیر شروع کرنا اور فاتحہ سے الناس تک کا ہدف مشکل لگتا ہے اور ہمتیں پست محسوس ہوتیں ہیں۔اس کا آسان حل یہ ہے کہ آپ اپنا قرآن کا نصاب خود مرتب کر لیں۔اس کیلئے ایک آرٹیکل My Quranic cornerstoneپڑھنا بہت مفید رہے گا۔

https://bravelearners.com/my-quranic-cornerstone/

اس میں بتایا گیا ہے کہ جو سب سے ضروری بنیادی اور بار بار دہرائی جانے والی سورتیں ہیں ان کو سب سے پہلے کروادیں جیسے الفاتحہ، آیت الکرسی، البقرۃ آخری رکوع، جزعمّ کی چھوٹی سورتیں(First things First)اور اسی طرح بالغ اور قریب البلوغ بچوں کو سورۃ یوسف، سورۃ کہف، سورۃ نور، سورۃ احزاب، سورۃ مومن، سورۃ انفال، سورۃ التوبہ، سورۃ ممتحنہ کروائی جاسکتی ہیں۔اور کچھ سورتیں اور آیات ہیں جو روشن چراغ اور نگینے کی طرح جگمگارہی ہیں(small power houses)ان کو بھی ترجیحاً پہلے کروادیا جائے مثلاً

سورۃ آل عمران۔آخری رکوع، سورۃالحشر۔آخری رکوع، سورۃ لقمان۔سورۃ البروج۔سورۃ الملک

9. اپنے گھر کی فضاؤں میں قرآن کا پیغام بسانے کے لیے اس طرح بھی کیا جاسکتا ہے کہ ہر روز قرآن کی ایک آیت بطور عمل منتخب کر لیں اور گھر کے اندر نمایاں جگہ پر آج کی آیت بغرضِ عمل لکھ دیجیے۔ایسی نمایاں جگہ پر اسے رکھیے کہ چلتے پھرتے گھر کے سبھی افراد کی نگاہ پڑتی رہے اور سب ایک دوسرے کو یاددہانی کرواتے رہیں۔پوراگھرانہ آیت پر عمل پیش کرنے میں سبقت لے جانے والا ہو۔

10. بچوں کا تعلق بچوں کی قرآن کلاسز سے جوڑیئے۔صالح صحبتیں، جہاں بچے مل کر اپنی ذہنی استعداد کے مطابق قرآن و حدیث کے اسباق سیکھ رہے ہوں۔اس کے لیے مائیں خود بھی محلے کے بچوں کو بلا کر ایسی کلاسز خود بھی لے سکتی ہیں اور اس کا نقد فائدہ ہوتا ہے کہ اپنے بچوں کی باقاعدگی ہو جاتی ہے۔موجودہ دور میں آن لائن کلاسز کا رجحان تیزی سے بڑھ رہا ہے مگر جو اثرات / اسباق بالمشافہ کلاسز سے منتقل ہوتے ہیں ان کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔اگر سہولت ہو اور ممکن ہو تو کلاسز میں جا کر ہی سیکھا جائے۔بالکل ایسے ہی جیسے بیٹی کے لیے ماں سے روزانہ آن لائن ملاقات، بالمشافہ ملاقات کی تشنگی اسی طرح باقی رکھے گی۔

11. سماعتِ قرآن۔ بچوں کو زیادہ سے زیادہ تلاوت سنوائیں۔ صبح شام سنوائیں۔ جب سنیں گے تو ویسا ہی پڑھنے کا دل میں شوق پیدا ہو گا۔ مثلاً بچہ اگر ایک گانا صبح شام سنے تو اس کے الفاظ، طرز، ادائیگی سب بچے کو یاد ہو جائے گی اور وہ اس کی نقل کرنے کی کوشش کرے گا۔ تو کیوں نہ بچوں کی سماعت کو چھوٹی عمر سے ہی قرآن کا عادی بنایا جائے۔

12. قرآن پڑھانے کا طریقہ کار (methodology) بھی ہمیں اللہ سے سیکھنی ہے۔

(الف) اللہ تعالیٰ کا ایک طریقہ کہ اللہ نے ہم سے قرآن میں مختلف سوالات پوچھے ہیں۔

- بچوں سے مختلف سوالات پوچھیں اور آیات میں تفکر اور تدبر مکالمہ کے ذریعے سکھائیں۔ جیسے اس وقت دنیا کا کامیاب ترین انسان کون ہے؟ (کوئی بہت مالدار / مشہور شخصیت؟؟؟) پھر ان کو اصل تصورِ کامیابی کا بتایا جائے۔

  فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز

- عربی الفاظ کے مادّہ (root words) ہوتے ہیں۔ درخت کی تصویر بنا کر تصور کو واضح کیا جا سکتا ہے۔ قرآن کے الفاظ بھی مختلف روٹ ورڈز سے بنتے ہیں بچوں سے روٹ ورڈز کے حوالے سے سوالات کریں اور ان کو پہچاننے کا کہیں۔ جیسے الفاتحہ کا روٹ ورڈ کیا ہے؟ (ف ت ح) الصلوٰۃ کا روٹ ورڈ کیا ہے؟ (ص ل ی)
- سوال کچھ اس نوعیت کا بھی ہو سکتا ہے کہ یہ جو قرآن کا لفظ ہے کیا اردو میں اس سے ملتا جلتا کوئی لفظ ہوتا ہے؟ مثلاً الفاتحہ سے ملتا جلتا اردو کا لفظ؟ (فاتح)

  انعمت؟ (انعام)، مغضوب؟ (غضب)

- ان آیات کی مطابقت آج کل کے حالات سے کیسے ہوتی ہے؟
- قرآن کی معلومات پر مبنی سوالات (کوئز) ترتیب دیا جا سکتا ہے۔

(ب) دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اللہ نے جو سوالات ہم سے پوچھے ہیں ہم ان پر رک کر سوچیں، غور کریں اور جواب دیں اور بچوں کو بھی اسی طرح سکھائیں آگے بڑھنے نہ دیں جب تک جواب نہ سوچ لیا ہو۔ مثلاً اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں۔۔۔ اَلَمْ تَرَ۔۔۔ کیا تم نے نہیں دیکھا۔ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِعَاد۔۔۔ تمھارے رب نے عاد والوں کے ساتھ کیا کیا؟؟ جواب سوچیں۔۔۔ جی میرے رب میں دیکھوں گی اور عبرت پکڑوں گی۔

ایک اور سوال اللہ تعالیٰ سورۃ الصف میں پوچھتے ہیں۔۔

یٰۤاَیُّھا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ۔ اللہ تعالیٰ کچھ بتانے سے پہلے پوچھ رہے ہیں کیا میں بتاؤں؟؟ سنو گے اور تیار ہو عمل کیلئے؟؟ یہاں رک کر جواب سوچیں پھر آگے بڑھیں۔۔۔

سورۃ الغاشیہ میں اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَیْفَ خُلِقَتْ۔۔ کیا وہ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے پیدا کئے گئے؟؟ اس حوالے سے ایک واقعہ پڑھا کہ

مفتی اعظم شیخ ابن بازؒ نابینا تھے ان سے کسی نے پوچھا کہ اگر اللہ آپ کی بینائی واپس لوٹا دے تو آپ سب سے پہلے کیا دیکھنا پسند کریں گے۔ انھوں نے جواب دیا، اونٹ۔ اس لیے کہ اللہ عز و جل نے آسمان، زمین اور پہاڑ سے بھی پہلے اونٹ پر غور و فکر کرنے کی دعوت دی ہے۔

(ت) بڑے بچوں کے لیے ایک یہ طریقہ بھی بہت مفید ہو سکتا ہے کہ جو آیت زیرِ مطالعہ ہے اس میں کتنی باتیں بیان کی گئی ہیں ان کو گنیں اور ان کا تعلق ایمانیات سے ہے یا عبادات سے یا معاملات سے یا آخرت کا تذکرہ ہے اس طرح بچے آیت پر مزید غور کرنا سیکھیں گے مثال کے طور پر مندرجہ ذیل آیت میں تین باتیں ہیں واعتصموا، ولا تفرقوا اور واذکروا۔ پہلی کا تعلق ایمانیات سے اور باقی دو کا معاملات سے ہے۔

وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

(ث) ایک یہ سرگرمی بھی کی جاسکتی ہے کہ کچھ الفاظ کے مجموعوں کی قرآن میں ایک سے زائد جگہ پر تکرار ہے ان کو تلاش کریں جیسے خیر وابقیٰ۔ یہ قرآن میں کتنی مرتبہ آیا ہے اور کس کس مقام پر؟ اور پھر ان آیات کے مفہوم پر بات چیت کی جائے۔ اس طرح آیات کے اجزاء سے بھی بچے مانوس ہوں گے اور ان الفاظ سے بھی الگ محبت پیدا ہو گی اور در حقیقت قرآن کا لفظ لفظ محبت کئے جانے کے لائق ہے۔ اپنا بھی بتائیں کہ مجھے یہ الفاظ بہت پسند ہیں جیسے وما کان ربک نسیا۔ (مریم 64) اور ان سے بھی پوچھیں کہ آپ کو کونسی آیت یا لفظ پسند ہے؟

(ج) بچے کوئی سوال پوچھیں تو ان کے ساتھ مل کر قرآن سے دلیل ڈھونڈیں جیسے کچھ رشتوں سے پردہ ہے کہ نہیں تو ان کے ساتھ مل کر قرآن سے دلیل ڈھونڈیں اور سمجھائیں۔

(ح) قرآن کی دنیا Quranic exhibition

بچوں کو قرآن سے متعارف کروانے کے لیے یہ بھی کیا جا سکتا ہے کہ گھر میں موجود تمام قرآن مختلف سائز کے، ترجمہ والے، بغیر ترجمہ کے، تفسیر کے ساتھ، پاکستان کے مطبوعہ یا دوسرے ممالک کویت، سعودیہ میں جن کی طباعت ہوئی، پچھلے ادوار یعنی نانی دادی کے دور کے قرآن، سب جمع کر کے سامنے رکھیں اور بچوں کو بتائیں کہ ان سب میں کسی ایک حرف کی بھی تبدیلی نہیں ہے اور پھر پہلی وحی کی کہانی سنائیں۔ اس دن سے لے کر آج تک چھوٹے سے چھوٹے قرآن میں ایک ایک حرف محفوظ ہے۔ قرآن کا یہ تصور پیش کریں کہ کیسے یہ 23 سال کے عرصے میں نازل ہوا۔ مدنی اور مکی سورتوں کا تعارف دیں۔ قرآن کیسے لکھا گیا۔ کیسے جمع کیا گیا۔ سورتوں کی نزولی ترتیب کا فرق، آج کے مصحف میں موجودہ ترتیب سے۔ اور قرآن کی سات منزلیں اور ہر منزل میں سورتوں کی خاص ترتیب اور تعداد۔ ان سب باتوں سے بھی بچوں کو یقیناً قرآن سے ایک خاص اُنس پیدا ہو گا اور ان کے نزدیک قرآن سے تعلق صرف نورانی قاعدہ اور تجوید تک ہی باقی نہیں رہے گا۔ ان شاءاللہ

(ح) حفظِ قرآن بلاشبہ ایک بہت مؤثر ذریعہ ہے قرآن سے تعلق مضبوط کرنے کا۔ بچوں کو قرآن حفظ کرنے کا شوق دلائیے اور احادیث میں جو بے پناہ اجر اور خوشخبریاں مذکور ہیں وہ بچوں کو بتائیں۔ ہمارے دادا جان حدیث کے الفاظ 'اِقْرَاْ وَارْتَقِ' (قیامت کے دن حافظ قرآن کو کہا جائے گا کہ تلاوت کرتے جاؤ اور جنت کے بلند درجات تک چڑھتے چلے جاؤ۔) اکثر بچوں کو سناتے رہتے اور بچوں کے اندر حفظ کا شوق پیدا کرتے۔ بچوں سے قرآن سنتے اور کہتے کہ آپ کے تو مزے ہی مزے ہیں جنت میں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے 'پڑھتا جا اور چڑھتا جا' اور آپ جنت میں بلند درجوں پر چڑھتے چلے جائیں گے۔ دنیا میں بھی ہمیں بلندیوں کا، top پر جانے کا شوق ہوتا ہے۔ لوگوں کو کے۔ ٹو اور ماؤنٹ ایورسٹ کی چوٹی تک پہنچنے کا شوق ہوتا ہے اور اس شوق کی تکمیل میں اپنی جانیں تک گنوا دیتے ہیں تو کیوں نہ ہم جنت کے بلند درجات تک پہنچنے کا شوق پیدا کریں جہاں حافظِ قرآن اپنے حفظ کی بدولت پہنچ جائے گا۔ اسی حوالے سے ایک مثال مفید رہے گی کہ امریکہ میں موجود skylon tower، جس کی اونچائی 520 فٹ ہے، لوگ اس ٹاور پر نیاگرا آبشار کی مختلف جہتوں کا نظارہ کرنے کے لیے جاتے ہیں کیونکہ بلندی سے منظر بہت خوبصورت اور مکمل صورت میں نظر آتا ہے تو اندازہ کیجئے کہ جنت کے بلند ترین درجے سے حافظِ قرآن جب جنت کا نظارہ کرے گا تو وہ کیا منظر ہو گا اور اس کی کیا لذت ہو گی۔۔۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ۔

(خ) قرآن پڑھانے میں مداومتِ عمل ضرور مدنظر رکھیں مستقل کریں چاہے تھوڑا ہی کیوں نہ ہو (consistency)
،اور جو بھی اسباق کروائیں ان کی مقدار کے بجائے اس کے معیار پر توجہ رہے۔(quality over quantity)۔

وأخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

کُتب جن سے استفادہ کیا گیا:

- روشنی کے مینار — از عبد المالک مجاہد
- روشن آبگینے — از روبینہ فرید
- راہِ حق پر قدم بقدم — از یاسمین حمید
- خذ الکتٰب بقوۃ — از یاسمین حمید

تعارف مصنفہ: ام یحییٰ نے طب کی تعلیم حاصل کی ہے اور 10 سال سے زائد عرصہ سے گھر پر ہی بچوں کو پڑھا رہی ہیں۔